کھانے کے بعد انگلیوں کے چاٹنے کا طریقہ

متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ تین انگلیوں (انگوٹھا، شہادت کی انگلی، اور درمیانی انگلی) کے ذریعے کھایا کرتے تھے، اور جب تک انہیں چاٹ نہ لیتے تھے اس وقت تک اسے رومال سے صاف نہیں کرتے تھے۔

مسلم[2033] کی ایک روایت میں ہے: " أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ : إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ " یعنی نبی ﷺ نے انگلیاں چاٹنے اور پیالہ صاف کرنے کا حکم فرمایا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ برکت کس حصے میں ہے۔

انگلیوں کے چاٹنے کی کیفیت کے سلسلہ میں روایات میں دو طرح کے الفاظ وارد ہوئے ہیں:

۱۔ یَلْعَقُ، اکثر روایات میں۔[بخاری5456، مسلم2032، ابوداود3848، ترمذی1803]

۲۔ یَمُصُّ، [مصنف ابن ابی شیبہ24447، مسند احمد14390] من حدیث جابر رضی اللہ عنہ۔

دونوں وارد الفاظ کی مناسبت سے امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں باب باندھا: بَابُ لَعْقِ الأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ.

پہلے لفظ (یَلْعَقُ) کا ترجمہ ہے: انگلیوں کا چاٹنا۔ یعنی زبان باہر نکال کر انگلیوں پر پھیرنا۔

دوسرے لفظ (يَمُصُّ) کا ترجمہ ہے: انگلیوں کو چوسنا۔ یہی لفظ پانی پینے کے سلسلہ میں ایک روایت میں ہے: "إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمُصَّ مَصًّا، وَلَا يَعُبُّ عَبًّا"۔[سنن البیہقی ۷/۴۶۴] یعنی لبوں سے چوس کر یا چسکی لیکر پیئے، غٹ غٹ بڑے گھونٹ بھر کر نہ پیئے۔

چوسنا دو طرح سے ہو سکتا ہے: ایک تو ہونٹوں کے ظاہری یا اندرونی حصہ سے، جس طرح پانی کی چسکی لی جاتی ہے، اس میں زبان لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، اور دوسرا منھ میں ڈال کر زبان سے چوسنا، جس طرح چھوٹے بچوں کو انگوٹھا چوسنے کی عادت ہوتی ہے۔

عموماً شراح حدیث نے انگلیوں کے چاٹنے کا طریقہ واضح نہیں کیا، مگر بعض شراح کی عبارت سے اس کی کیفیت معلوم ہوتی ہے:

چنانچہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "عَابَ قَوْمٌ أَفْسَدَ عَقْلَهُمُ التَّرَفُّهُ، أَنَّ لَعْقَ الْأَصَابِعِ مُسْتَقْبَحٌ، كَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ الطَّعَامَ الَّذِي عَلِقَ بِالْأَصَابِعِ أَوِ الصَّحْفَةِ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ مَا أَكَلُوهُ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ سَائِرُ أَجْزَائِهِ مُسْتَقْذَرًا، لَمْ يَكُنِ الْجُزْءُ الْبَاقِي مِنْهُ مُسْتَقْذَرًا، وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ أَكْثَرُ مِنْ مَصِّهِ أَصَابِعَهُ بِبَطْنِ شَفَتَيْهِ، وَلَا يَشُكُّ عَاقِلٌ فِي أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، فَقَدْ يَتَمَضْمَضُ الْإِنْسَانُ فَيُدْخِلُ إِصْبَعَهُ فِي فِيهِ فَيُدَلِّكُ أَسْنَانَهُ وَبَاطِنَ فِيهِ، ثُمَّ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ ذَلِكَ قَذَارَةٌ، أَوْ سُوءُ أَدَبٍ، وَاللهُ أَعْلَمُ".[جمع الوسائل فی شرح الشمائل ١/ ١٩٠]-وأصل كلام الخطابي في "معالم السنن".

قولہ: (مصہ اصابعہ ببطن شفتیہ) کا مطلب صاف ہے کہ ہونٹوں کے اندرونی حصہ سے انگلیوں پر لگے ہوئے اجزائے طعام کو چوسے۔اس کی تشبیہ امام خطابی نے وضو کے دوران انگلی سے دانتوں کو صاف کرنے اور مسواک کرنے سے دی ہے۔

امام ابن ملک رحمہ اللہ نے بھی "مبارق الازھار" میں یہی کیفیت لکھی ہے: اللَّعق : اللَّحس ، أي المَصُّ بالشَّفتين ۔ کما فی "الكوكب الوهاج شرح صحيح مسلم" (21/ 173)۔

چاٹتے وقت ہاتھ کی کیفیت کو امام عراقی رحمہ اللہ نے واضح کیا ہے، قال فی الفتح[579/9] : وَقَعَ فِي حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ فِي "الْأَوْسَطِ" صِفَةُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَلَفْظُهُ : "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ بِالْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا وَالْوُسْطَى ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا: الْوُسْطَى ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا ثُمَّ الْإِبْهَامُ " . قَالَ شَيْخُنَا فِي "شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ" : كَأَنَّ السِّرَّ فِيهِ أَنَّ الْوُسْطَى أَكْثَرُ تَلْوِيثًا لِأَنَّهَا أَطْوَلُ ، فَيَبْقَى فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ أَكْثَرُ مِنْ غَيْرِهَا، وَلِأَنَّهَا لِطُولِهَا أَوَّلُ مَا تَنْزِلُ فِي الطَّعَامِ. وَيَحْتَمِلُ أَنَّ الَّذِي يَلْعَقُ يَكُونُ بَطْنُ كَفِّهِ إِلَى جِهَةِ وَجْهِهِ ، فَإِذَا ابْتَدَأَ بِالْوُسْطَى انْتَقَلَ إِلَى السَّبَّابَةِ عَلَى جِهَة يَمِينه وَكَذَلِكَ الْإِبْهَام . وَالله أعلم

یعنی انگلیوں کو چاٹتے وقت ہتھیلی منہ کی طرف ہوگی،اور چاٹنے میں ابتدا بیچ والی انگلی سے کی جائے گی، پھر اس سے دائیں جانب میں واقع شہادت کی انگلی، پھر اس سے دائیں جانب انگوٹھا۔ مگر یہ واضح نہیں ہوا کہ ہتھیلی منہ کی طرف ہوتے ہوئے انگلیوں کے سرے بائیں جانب رہیں گے، یا اوپر کی طرف،یعنی ہتھیلی عرضا رہے گی یا طولا،شاید مؤخر الذکر مراد ہے جس پر تیامن کا معنی بسہولت منطبق ہوتا ہے۔

ایک اور شارح کی عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں:

(إِذا أكل أحدكُم طَعَاما فليَلعَق أَصَابِعه) أَي فِي آخر الطَّعَام لَا فِي أَثْنَائِهِ ، لِأَنَّهُ يَمَسُّ بأصابعه بُصاقَه فِي فِيهِ إِذا لَعِقها ثمَّ يُعِيدُهَا فَيصير كَأَنَّهُ بَصق فِيهِ ، وَذَلِكَ مُستقبَح - ذكره القرطبيّ في "المُفهِم" 5/ 301 .

اس میں بھی مس الاصابع بالبصاق ہے، یعنی انگلیوں پر تھوک کا لگنا مذکور ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ :شراح کے کلام میں کہیں لعق کی تشریح میں (انگلیوں کا منھ میں پورا پورا داخل کر کے چوسنا) نظر نہیں آیا، اور شاید یہ قدر زائد اور تکلف بھی ہے، جس کی چنداں ضرورت نہیں ہے، کیونکہ عموما کھانے کے لئے ہم انگلیوں کا باطنی حصہ استعمال کرتے ہیں، نہ کے انگلیوں کا ظاہری حصہ، تو ذرات طعام بھی اندرونی جانب ہی لگے ہوئے ہوتے ہیں جس کے صاف کرنے کی نوبت آتی ہے۔

مظاہر حق میں ہے: فانه لايدري فى اى طعام تكون البركة ،اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں سنت انگلیوں کو چاٹنا ہے اور اس چیز کو صاف کرنا ہے جو انگلیوں کو لگی ہے، نہ کہ محض انگلیوں کو بمبالغہ منہ میں داخل کرنا۔[مکتبہ جبریل] اصل عبارت مظاہر (۴/۸۹) کی ہے: اور مبالغہ کے طور پر انگلیوں کا منھ میں داخل کرنا مراد نہیں ہے۔

تواحادیث سے انگلیاں چاٹنے کا جو مطلب واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے [مقتبس مما کتبہ المولوی شکیل منصور القاسمی جزاہ اللہ خیرا] :

انگلیوں میں لگے ہوئے ذراتِ طعام کو ہونٹ کے داخلی حصہ یا زبان سے صاف کرلیا جائے ،اس مفہوم کی ادائی کے لئے صحیحین ودیگر کتب حدیث میں "لعق " کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی لغت میں: زبان سے چاٹنے کے ہیں ،شہد چاٹنے کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے ۔

لعق کا مطلب داخل فم سے ذرات صاف کرنا ہے، چاہے چاٹنا پڑے یا چوسنا پڑے ،چوسنا بھی اسی لعق میں داخل ہے، یہی وجہ ہے کہ بخاری شریف کے ترجمۃ الباب میں لعق کے ساتھ ""مص ""(چوسنا) کا بھی اضافہ ہے ، امام بخاری ترجمہ میں لعق کے ساتھ مص استعمال کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دونوں کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں ہے۔انتہی کلام المولوی شکیل

اور لعق کی مذکورہ کیفیت منھ میں نوالا ڈالنے کے مشابہ ہے، جبکہ پوری انگلی ڈالنا مبالغہ ہے۔

لعق کا حکم:

امام عراقی نے لکھا ہے : والأمر بلعق الأصابع حمله الجمهور على الندب والإرشاد ، وحمله الظاهرية على الوجوب ، وبالغ ابن حزم في "المحلى" فقال : هو فرض .

فيض القدير (1/ 297)

فتاوی رحیمیہ میں ہے:

کھانے سے فراغت پاکر انگلیاں چاٹنا مستحب ہے، اثناء طعام میں مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے، مدارج النبوۃ میں ہے: ولعق اصابع دراثنائے اکل مکروہ است (ج ا ص ۴٦٦ باب یازدہم درعبادات طعام وشراب وغیرہ) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی تحریر فرماتے ہیں:

انگلیوں کے اوپر کھانا یا سالن وغیرہ لگا ہوا ہو، یا نہ ہو، تب بھی چاٹ لینا سنت ہے، اس میں دنیوی واخروی برکت وبھلائی ہے، یعنی جو سنت کی ادائے گی کی نیت سے چاٹتا ہے وہ اچھا کرتا ہے۔ (عالمگیری ج:۵) فقط واللہ تعالی اعلم (فتاوی دینیہ)

عاجز کا رجحان القول بالسنیہ کی طرف ہے۔ واللہ اعلم

جمعه ورتبه العاجز محمد طلحة بلال أحمد منيار